



قرآنیات

البیان
جاوید احمد غامدی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورة الشعراء

(۱۲)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
طَسَّٰمٌ ۝ تِلْكَ اٰیَةُ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ۝ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا
مُؤْمِنِیْنَ ۝ اِنْ نَّشَا نُنَزِّلْ عَلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰیَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا

۲

اللہ کے نام سے جو سرا سر رحمت ہے، جس کی شفقت ابدی ہے۔

یہ سورہ 'طسّم' ہے^{۸۵}۔ یہ اُس کتاب کی آیتیں ہیں جو اپنا مدعا وضاحت کے ساتھ بیان کرتی
ہے^{۸۶}۔ شاید تم اس غم میں اپنی جان کھودو گے کہ یہ ایمان نہیں لاتے۔ اگر ہم چاہیں تو ان پر آسمان

۸۵۔ یہ سورہ کا نام ہے۔ اس کے معنی کیا ہیں؟ اس کے متعلق ہم نے اپنا نقطہ نظر سورہ بقرہ (۲) کی آیت ۱
کے تحت تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔

۸۶۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تسلی کا جو مضمون آگے آرہا ہے، یہ اُس کی تمہید ہے۔ مطلب یہ ہے کہ

ماہنامہ اشراق ۶ ————— نومبر ۲۰۲۰ء

خُضِعِينَ ﴿٣﴾ وَمَا يَأْتِيهِمْ مِّنْ ذِكْرِ مِّنَ الرَّحْمَنِ مُحَدِّثٍ إِلَّا كَانُوا عَنْهُ
مُعْرِضِينَ ﴿٥﴾ فَقَدْ كَذَّبُوا فَسَيَأْتِيهِمْ أَنْبَاءُ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿٦﴾
أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الْأَرْضِ كَمْ أَنْبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ ﴿٧﴾ إِنَّ فِي
ذَلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِينَ ﴿٨﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿٩﴾

سے کوئی نشانی اتار دیں کہ ان کی گردنیں اُس کے سامنے جھک کر رہ جائیں^{۸۷}۔ (لیکن ہم سمجھا رہے ہیں اور) ان کا حال یہ ہے کہ خداے رحمن کی طرف سے ان کے پاس جو تازہ یاد دہانی بھی آتی ہے، یہ اُس سے اعراض ہی کیے رہتے ہیں۔ سوائیوں نے جھٹلادیا ہے تو اُس چیز کی خبریں عنقریب (اپنی حقیقت کے ساتھ) ان کے آگے ظاہر ہو جائیں گی جس کا یہ مذاق اڑاتے رہے ہیں^{۸۸}۔ ۶-۱
(یہ نشانیوں کے منتظر ہیں)۔ کیا انھوں نے زمین کو نہیں دیکھا کہ ہم نے اُس میں ہر طرح کی کتنی نفع بخش چیزیں اگائی ہیں؟ اس میں، یقیناً بہت بڑی نشانی ہے، لیکن ان میں سے اکثر ماننے والے نہیں ہیں۔ اور تیرا پروردگار، اس میں کچھ شک نہیں کہ وہ زبردست بھی ہے اور نہایت مہربان بھی^{۸۹}۔ ۹-۷

قرآن کی بات ایسی واضح اور مبرہن ہے کہ اُس کے لیے کسی خارجی شہادت کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ آپ ہی اپنی دلیل ہے۔ لہذا جو نشانیاں اور معجزات یہ مانگ رہے ہیں، اُن کے لیے آپ ان کی کوئی پروا نہ کریں۔
۸۷۔ مطلب یہ ہے کہ ہم یہ بھی کر سکتے ہیں، لیکن جب ارادہ و اختیار کا امتحان مقصود ہے تو اس کی گنجائش نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ سمجھا رہے ہیں تو آپ کو بھی ان کے مطالبات سے پریشان نہیں ہونا چاہیے۔
آیت میں 'خاضعة' کی جگہ 'خُضِعِينَ' مضاف الیہ کی رعایت سے آگیا ہے۔ یہ عربیت کا معروف اسلوب ہے۔

۸۸۔ یعنی قرآن جو انھیں خبردار کرتا رہا ہے کہ اُس کی تکذیب کے نتیجے میں انھیں کیا نتائج بھگتنا ہوں گے۔
۸۹۔ اوپر جو بات بیان ہوئی ہے، یہ اُسی کو اپنی صفات کی روشنی میں واضح فرمایا ہے کہ خدا زبردست ہے، وہ چاہے تو ان پر اپنا عذاب نازل کر دے، لیکن وہ کریم بھی ہے، اس لیے عذاب میں جلدی نہیں کرتا اور اپنے بندوں کو ان کی سرکشی کے باوجود مہلت دیتا ہے کہ سمجھانے ہی سے سمجھ جائیں اور اپنے پروردگار کی طرف پلٹ آئیں۔

وَإِذْ نَادَىٰ رَبُّكَ مُوسَىٰ أَنْ ائْتِ الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿١٠﴾ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ط
 أَلَا يَتَّقُونَ ﴿١١﴾ قَالَ رَبِّ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُكَذِّبُونِ ط ﴿١٢﴾ وَيَضِيقُ صَدْرِي
 وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِي فَأَرْسِلْ إِلَىٰ هَارُونَ ﴿١٣﴾ وَلَهُمْ عَلَىٰ ذَنْبٍ فَأَخَافُ أَنْ

انھیں اُس وقت کا قصہ سناؤ، جب تیرے رب نے موسیٰ کو پکارا^{۹۰} کہ تم ظالم قوم کے پاس جاؤ، قوم فرعون کے پاس — کیا وہ ڈریں گے نہیں؟^{۹۱} اُس نے عرض کیا: پروردگار، مجھے اندیشہ ہے کہ وہ مجھے جھٹلا دیں گے اور میرا حال یہ ہے کہ (اس ذمہ داری کے احساس سے) میرا سینہ گھٹتا ہے^{۹۲} اور میری زبان بھی رواں نہیں ہے^{۹۳} تو آپ ہارون کی طرف رسالت بھیجیں (کہ وہ اس کام میں میری مدد کرے^{۹۴})۔ اور اُن کا ایک جرم بھی میرے اوپر ہے^{۹۵}، اس لیے ڈرتا ہوں کہ

۹۰۔ دوسری جگہ وضاحت ہے کہ یہ واقعہ وادی مقدس طویٰ میں اُس وقت پیش آیا، جب موسیٰ علیہ السلام کئی برس کی جلاوطنی کے بعد مدین سے واپس آرہے تھے۔
 ۹۱۔ یعنی اپنے طغیان اور سرکشی میں بڑھتے ہی جانیں گے اور خدا کے قہر و غضب سے ڈریں گے نہیں؟
 استاذ امام کے الفاظ میں، اس اسلوب خطاب میں حسرت، غصہ، زجر و ملامت اور عذاب الہی کے قرب کی جو وعید ہے، وہ محتاج تشریح نہیں ہے۔

۹۲۔ یہ اُس اضطراب و تردد کی تعبیر ہے جو وہ ایک فرض شناس آدمی کی حیثیت سے اُس عظیم منصب کی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے لیے اپنے دل میں محسوس کر رہے تھے جو انھیں دیا جا رہا تھا۔

۹۳۔ یعنی میں کوئی زبان آور خطیب بھی نہیں ہوں کہ اپنی بات موثر طریقے سے مخاطبین تک پہنچا سکوں۔ یہ نہایت خاکسارانہ انداز اپنی عاجزی کا اظہار ہے۔ اس کا کسی جسمانی نقص سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

۹۴۔ یہودی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ہارون علیہ السلام نہایت فصیح اللسان آدمی تھے۔ حضرت موسیٰ نے جس اعتماد کے ساتھ اُن کا نام لیا ہے، اُس سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ اپنے بھائی کو اخلاق و کردار کے لحاظ سے بھی وہ اس منصب کا اہل سمجھتے تھے۔ چنانچہ انھوں نے یہ غیر معمولی درخواست پیش کر دی۔ اُن سے پہلے کسی نبی کے بارے میں معلوم نہیں ہے کہ ایک دوسرے نبی کو اس طرح اُس کا ساتھی بنا دیا گیا ہو۔

۹۵۔ اُس واقعے کی طرف اشارہ ہے جس میں ایک قبیلے اُن کے ہاتھ سے نادانستہ قتل ہو گیا تھا اور اُس کے

يَقْتُلُونَ ﴿١٣﴾

قَالَ كَلَّا ۖ فَادْهَبَا بِآيَتِنَا إِنَّا مَعَكُمْ مُسْتَمِعُونَ ﴿١٤﴾ فَآتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُولَا
إِنَّا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٥﴾ أَنْ أَرْسِلَ مَعَنَا بَنِي إِسْرَءِيلَ ﴿١٦﴾ قَالَ أَلَمْ تُرَبِّكُ
فِينَا وَلِيدًا وَلَبِثْتَ فِينَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِينَ ﴿١٧﴾ وَفَعَلْتَ فَعَلْتِكَ الَّتِي

وہ مجھے قتل کر دیں گے۔ ۱۰-۱۲

فرمایا: ہر گز نہیں، (وہ تمہیں قتل نہیں کر سکتے) تو اب دونوں ہماری نشانیاں لے کر جاؤ، ہم
تمہارے ساتھ سب سنتے رہیں گے ۹۱۔ سودوونوں (بغیر کسی تردد کے) فرعون کے پاس جاؤ اور اُس
سے کہو کہ ہم خداوند عالم کے رسول ہیں اور اس لیے آئے ہیں کہ تم بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ
جانے دو ۹۲۔ (انہوں نے یہ بات فرعون سے آکر کہی تو) اُس نے کہا: کیا ہم نے تمہیں بچپن میں
اپنے ہاں رکھ کر پالا نہیں تھا اور (تم وہی نہیں ہو کہ) اپنی عمر کے کئی سال تم نے ہمارے اندر بسر

انتقام سے بچنے کے لیے وہ ملک چھوڑ کر مدین چلے گئے تھے۔ آگے سورہ قصص (۲۸) میں اس کی تفصیل ہے۔
۹۱۔ یعنی سنتے اور دیکھتے رہیں گے۔ موسیٰ علیہ السلام کو اطمینان دلانے کے لیے یہ نہایت بلیغ فقرہ ہے۔
اس کے اجمال میں جو تفصیل مضمر ہے اور اس سے جس سطوت و جلالت اور تحفظ و ضمانت کا اظہار ہوتا ہے، وہ
محتاج بیان نہیں ہے۔

۹۷۔ اصل الفاظ ہیں: 'أَنْ أَرْسِلَ مَعَنَا بَنِي إِسْرَءِيلَ'۔ 'أَنْ' سے پہلے 'ب' عربیت کے اسلوب پر
حذف ہو گئی ہے۔ دعوت و انذار کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو یہ مطالبہ اس لیے کرنے کی ہدایت
فرمائی تھی کہ اس سے اُس اسکیم کو بروے کار لانا مقصود تھا جس کے تحت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی ذریت کو
عالمی سطح پر ابلاغ دعوت اور اتمام حجت کے لیے منتخب کیا گیا۔ اس اسکیم کے مطابق یہ ضروری تھا کہ انھیں ایک
خاص علاقے میں آباد کر کے وہاں دعوت حق کا مرکز قائم کیا جائے۔ بائبل کی کتاب خروج کے مطالعے سے
معلوم ہوتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے یہ پوری اسکیم فرعون اور اُس کے درباریوں کے سامنے واضح نہیں فرمائی،
بلکہ صرف اتنا کہا کہ وہ قربانی کی عبادت کے لیے تین دن کی راہ بیابان میں جانا چاہتے ہیں، اس لیے کہ جس چیز کی
قربانی کرنا پیش نظر ہے، اُس کی قربانی اگر مصر میں کی گئی تو وہاں کے لوگ انھیں سنگ سار کر دیں گے۔

فَعَلْتَ وَأَنْتَ مِنَ الْكَافِرِينَ ﴿١٩﴾

قَالَ فَعَلْتُهَا إِذَا وَأَنَا مِنَ الضَّالِّينَ ﴿٢٠﴾ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ
فَوَهَبَ لِي رَبِّي حُكْمًا وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿٢١﴾ وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَىٰ
أَنْ عَبَدْتَ بَنِي إِسْرَءِيلَ ﴿٢٢﴾

کیے اور پھر اپنی وہ حرکت کی جو کی^{۹۸} (اور بھاگ گئے)؟ تم بڑے ہی ناشکرے ہو^{۹۹}۔ ۱۵-۱۹
موسیٰ نے جواب دیا: میں نے یہ کیا تھا اور (مجھے اعتراف ہے کہ) اُس وقت میں چوک گیا
تھا^{۱۰۰}۔ پھر مجھے تم لوگوں سے اندیشہ ہوا (کہ اس کی پاداش میں تم مجھے قتل کر دو گے) تو میں تم سے
بھاگ گیا۔ پھر میرے پروردگار نے مجھے حکمت و دانش سے نوازا اور مجھ کو اپنے پیغمبروں میں سے
(ایک پیغمبر) بنادیا۔ اور یہ احسان ہے جو تم مجھے جتا رہے ہو کہ تم نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا
ہے^{۱۰۱}۔ ۲۰-۲۲

۹۸۔ یہ اُسی واقعہ قتل کی طرف اشارہ ہے جس کا ذکر اوپر ہوا ہے۔

۹۹۔ مطلب یہ ہے کہ تمھاری یہ حیثیت کہ ہمارے سامنے آکر اس طرح کے مطالبات کرو۔ یہ انتہائی
ناشکر اپن ہے۔ تم ہمارے پروردہ بھی ہو اور مجرم بھی، اس لیے ایاز قدر خود بہ شناس۔ تمھیں تو شکر گزار ہونا
چاہیے کہ ہم تمھارے خلاف کوئی کارروائی نہیں کر رہے ہیں۔

۱۰۰۔ آیت میں لفظ 'ضَالّ' ٹھیک اُس مفہوم میں آیا ہے، جس میں یہ سورہ بقرہ (۲) کی آیت ۲۸۲ میں

ہے۔

۱۰۱۔ حضرت موسیٰ نے یہ فرعون کو نہایت بلیغ جواب دیا ہے۔ مدعا یہ ہے کہ جی ہاں، کیا کہنے ہیں اس احسان
کے، اسی کے نتیجے میں تو آپ بنی اسرائیل سے بیگار لیتے، اُن کی پیٹھ پر تازیانے برساتے اور اُن کے بیٹوں کو قتل
کرنے کے درپے رہتے ہیں تاکہ مائیں اُن کی جان بچانے کے لیے اُن کو ٹوکریوں میں رکھ کر دریا میں بہاتی رہیں
اور آپ اُن کی پرورش کر کے اُن پر احسان فرمایا کریں۔

قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿٢٢﴾ قَالَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ط
إِنْ كُنْتُمْ مُوقِنِينَ ﴿٢٣﴾ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ أَلَا تَسْمَعُونَ ﴿٢٤﴾ قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ
آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ ﴿٢٥﴾ قَالَ إِنَّ رَسُولَكُمْ الَّذِي أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ لَمَجْنُونٌ ﴿٢٦﴾ قَالَ

فرعون نے کہا: اور یہ رب العالمین کیا ہے؟^{۱۰۲} موسیٰ نے جواب دیا: زمین اور آسمانوں کا اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے، سب کا پروردگار، اگر تم لوگ یقین کرنے والے بنو۔ فرعون نے اپنے گرد و پیش کے لوگوں سے کہا: سنتے نہیں ہو؟^{۱۰۳} موسیٰ نے (اس پر اپنی دعوت کا ایک قدم اور آگے بڑھادیا اور) کہا: تمہارا بھی پروردگار اور تمہارے اگلے بزرگوں کا بھی پروردگار^{۱۰۴}۔ فرعون نے کہا: تمہارا یہ رسول، جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے، بالکل ہی خبطی ہے۔ موسیٰ نے کہا: (اور

۱۰۲۔ فرعون کے طعنے کا جواب حضرت موسیٰ نے ایسا مسکت دیا ہے کہ اُس کے لیے مزید کچھ کہنے کی گنجائش نہیں رہی۔ چنانچہ اپنا بھرم قائم رکھنے کے لیے اُس نے موسیٰ علیہ السلام کا مذاق اڑانے کی کوشش کی ہے کہ تم اپنے آپ کو رب العالمین کا رسول کہہ کر پیش کر رہے ہو تو ذرا بتاؤ کہ یہ رب العالمین کیا چیز ہے؟ یہ سوال جس ذہنی پس منظر کے ساتھ کیا گیا ہے، وہ قرآن نے دوسری جگہ بیان کر دیا ہے۔ اُس کی روشنی میں اس جملے کو سمجھا جائے تو گویا مدعا یہ ہے کہ پورا مصر تو سورج دیوتا کے مظہر کی حیثیت سے مجھے اپنا رب مانتا ہے، پھر یہ تم دونوں کس رب العالمین کے رسول بن کر آگئے ہو؟ اس سے پہلے تو میں نے کسی ایسے پروردگار کا ذکر تم لوگوں سے نہیں سنا جو میری بادشاہی میں مداخلت کرے اور مجھ سے کہے کہ میں بنی اسرائیل کو تمہارے ساتھ جانے دوں۔ زمین و آسمان کا کوئی خالق ہے تو ہوا کرے، اس سرزمین کے لوگوں کا رب اور معبود تو میں ہی ہوں۔

۱۰۳۔ یعنی سنتے نہیں ہو کہ یہ شخص کیا کہہ رہا ہے۔ فرعون کا یہ سوال بتا رہا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کے جواب سے وہ فی الواقع تملکا اٹھا ہے۔

۱۰۴۔ یعنی اُن کا بھی پروردگار جن کی روایات پر بھروسہ کر کے تم سورج دیوتا کے اوتار بنے بیٹھے ہو۔ یہ ضرب نہایت شدید تھی۔ چنانچہ رد عمل بھی نہایت شدید ہوا اور فرعون نے وہ بات کہی جو اگلے جملے میں نقل ہوئی ہے۔

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ إِنَّ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٣٨﴾ قَالَ لَئِنْ اتَّخَذْتُ الْهَآ غَيْرِي لَأَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُونِينَ ﴿٣٩﴾ قَالَ أَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِينٍ ﴿٤٠﴾ قَالَ فَأْتِ بِهِ ۖ إِنَّ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِينَ ﴿٤١﴾ فَأَلْقَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ ﴿٤٢﴾ وَنَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ لِلنّٰظِرِينَ ﴿٤٣﴾ قَالَ لِلْمَلَأِ حَوْلَهُ إِنَّ هَٰذَا لَسِحْرٌ عَلِيمٌ ﴿٤٤﴾ يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَكُمْ مِّنْ أَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِ ۖ فَمَاذَا تَأْمُرُونَ ﴿٤٥﴾

مزید یہ کہ (مشرق و مغرب اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے، سب کا پروردگار، اگر تم عقل رکھتے ہو!) فرعون (یہ سن کر) چلا اٹھا کہ اگر تم نے میرے سوا کسی اور کو معبود بنایا تو میں تمہیں قید کر کے رہوں گا۔ موسیٰ نے پوچھا: کیا اُس صورت میں بھی کہ میں تمہارے پاس ایک واضح نشانی لے کر آیا ہوں؟ فرعون نے کہا: پھر اُسے پیش کرو، اگر تم سچے ہو۔ اس پر موسیٰ نے اپنی لاٹھی (زمین پر) ڈال دی تو یکایک وہ ایک جیتا جاگتا اژدہا تھا! اور اُس نے اپنا ہاتھ باہر نکالا تو دیکھنے والوں کے لیے دفعتاً وہ چمکتا ہوا نکلا! فرعون نے (یہ دیکھا تو) اپنے گرد و پیش کے سرداروں سے کہا: یہ شخص یقیناً ایک ماہر جادوگر ہے۔ چاہتا ہے کہ اپنے جادو کے زور سے تم کو تمہارے ملک سے نکال دے! سو کیا مشورہ دیتے ہو؟ ۱۰۸-۱۰۹-۱۱۰-۱۱۱-۱۱۲-۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵-۱۱۶-۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹-۱۲۰-۱۲۱-۱۲۲-۱۲۳-۱۲۴-۱۲۵-۱۲۶-۱۲۷-۱۲۸-۱۲۹-۱۳۰-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴-۱۳۵-۱۳۶-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰-۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۴-۱۴۵-۱۴۶-۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹-۱۵۰-۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۳-۱۶۴-۱۶۵-۱۶۶-۱۶۷-۱۶۸-۱۶۹-۱۷۰-۱۷۱-۱۷۲-۱۷۳-۱۷۴-۱۷۵-۱۷۶-۱۷۷-۱۷۸-۱۷۹-۱۸۰-۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۴-۱۸۵-۱۸۶-۱۸۷-۱۸۸-۱۸۹-۱۹۰-۱۹۱-۱۹۲-۱۹۳-۱۹۴-۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱-۲۰۲-۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵-۲۰۶-۲۰۷-۲۰۸-۲۰۹-۲۱۰-۲۱۱-۲۱۲-۲۱۳-۲۱۴-۲۱۵-۲۱۶-۲۱۷-۲۱۸-۲۱۹-۲۲۰-۲۲۱-۲۲۲-۲۲۳-۲۲۴-۲۲۵-۲۲۶-۲۲۷-۲۲۸-۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۷-۲۳۸-۲۳۹-۲۴۰-۲۴۱-۲۴۲-۲۴۳-۲۴۴-۲۴۵-۲۴۶-۲۴۷-۲۴۸-۲۴۹-۲۵۰-۲۵۱-۲۵۲-۲۵۳-۲۵۴-۲۵۵-۲۵۶-۲۵۷-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۱-۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳-۳۴۴-۳۴۵-۳۴۶-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۱-۳۶۲-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۶۹-۳۷۰-۳۷۱-۳۷۲-۳۷۳-۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۸۴-۳۸۵-۳۸۶-۳۸۷-۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵-۳۹۶-۳۹۷-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۲-۴۱۳-۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-۴۱۷-۴۱۸-۴۱۹-۴۲۰-۴۲۱-۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵-۴۳۶-۴۳۷-۴۳۸-۴۳۹-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۴۵۲-۴۵۳-۴۵۴-۴۵۵-۴۵۶-۴۵۷-۴۵۸-۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-۶۱۷-۶۱۸-۶۱۹-۶۲۰-۶۲۱-۶۲۲-۶۲۳-۶۲۴-۶۲۵-۶۲۶-۶۲۷-۶۲۸-۶۲۹-۶۳۰-۶۳۱-۶۳۲-۶۳۳-۶۳۴-۶۳۵-۶۳۶-۶۳۷-۶۳۸-۶۳۹-۶۴۰-۶۴۱-۶۴۲-۶۴۳-۶۴۴-۶۴۵-۶۴۶-۶۴۷-۶۴۸-۶۴۹-۶۵۰-۶۵۱-۶۵۲-۶۵۳-۶۵۴-۶۵۵-۶۵۶-۶۵۷-۶۵۸-۶۵۹-۶۶۰-۶۶۱-۶۶۲-۶۶۳-۶۶۴-۶۶۵-۶۶۶-۶۶۷-۶۶۸-۶۶۹-۶۷۰-۶۷۱-۶۷۲-۶۷۳-۶۷۴-۶۷۵-۶۷۶-۶۷۷-۶۷۸-۶۷۹-۶۸۰-۶۸۱-۶۸۲-۶۸۳-۶۸۴-۶۸۵-۶۸۶-۶۸۷-۶۸۸-۶۸۹-۶۹۰-۶۹۱-۶۹۲-۶۹۳-۶۹۴-۶۹۵-۶۹۶-۶۹۷-۶۹۸-۶۹۹-۷۰۰-۷۰۱-۷۰۲-۷۰۳-۷۰۴-۷۰۵-۷۰۶-۷۰۷-۷۰۸-۷۰۹-۷۱۰-۷۱۱-۷۱۲-۷۱۳-۷۱۴-۷۱۵-۷۱۶-۷۱۷-۷۱۸-۷۱۹-۷۲۰-۷۲۱-۷۲۲-۷۲۳-۷۲۴-۷۲۵-۷۲۶-۷۲۷-۷۲۸-۷۲۹-۷۳۰-۷۳۱-۷۳۲-۷۳۳-۷۳۴-۷۳۵-۷۳۶-۷۳۷-۷۳۸-۷۳۹-۷۴۰-۷۴۱-۷۴۲-۷۴۳-۷۴۴-۷۴۵-۷۴۶-۷۴۷-۷۴۸-۷۴۹-۷۵۰-۷۵۱-۷۵۲-۷۵۳-۷۵۴-۷۵۵-۷۵۶-۷۵۷-۷۵۸-۷۵۹-۷۶۰-۷۶۱-۷۶۲-۷۶۳-۷۶۴-۷۶۵-۷۶۶-۷۶۷-۷۶۸-۷۶۹-۷۷۰-۷۷۱-۷۷۲-۷۷۳-۷۷۴-۷۷۵-۷۷۶-۷۷۷-۷۷۸-۷۷۹-۷۸۰-۷۸۱-۷۸۲-۷۸۳-۷۸۴-۷۸۵-۷۸۶-۷۸۷-۷۸۸-۷۸۹-۷۹۰-۷۹۱-۷۹۲-۷۹۳-۷۹۴-۷۹۵-۷۹۶-۷۹۷-۷۹۸-۷۹۹-۸۰۰-۸۰۱-۸۰۲-۸۰۳-۸۰۴-۸۰۵-۸۰۶-۸۰۷-۸۰۸-۸۰۹-۸۱۰-۸۱۱-۸۱۲-۸۱۳-۸۱۴-۸۱۵-۸۱۶-۸۱۷-۸۱۸-۸۱۹-۸۲۰-۸۲۱-۸۲۲-۸۲۳-۸۲۴-۸۲۵-۸۲۶-۸۲۷-۸۲۸-۸۲۹-۸۳۰-۸۳۱-۸۳۲-۸۳۳-۸۳۴-۸۳۵-۸۳۶-۸۳۷-۸۳۸-۸۳۹-۸۴۰-۸۴۱-۸۴۲-۸۴۳-۸۴۴-۸۴۵-۸۴۶-۸۴۷-۸۴۸-۸۴۹-۸۵۰-۸۵۱-۸۵۲-۸۵۳-۸۵۴-۸۵۵-۸۵۶-۸۵۷-۸۵۸-۸۵۹-۸۶۰-۸۶۱-۸۶۲-۸۶۳-۸۶۴-۸۶۵-۸۶۶-۸۶۷-۸۶۸-۸۶۹-۸۷۰-۸۷۱-۸۷۲-۸۷۳-۸۷۴-۸۷۵-۸۷۶-۸۷۷-۸۷۸-۸۷۹-۸۸۰-۸۸۱-۸۸۲-۸۸۳-۸۸۴-۸۸۵-۸۸۶-۸۸۷-۸۸۸-۸۸۹-۸۹۰-۸۹۱-۸۹۲-۸۹۳-۸۹۴-۸۹۵-۸۹۶-۸۹۷-۸۹۸-۸۹۹-۹۰۰-۹۰۱-۹۰۲-۹۰۳-۹۰۴-۹۰۵-۹۰۶-۹۰۷-۹۰۸-۹۰۹-۹۱۰-۹۱۱-۹۱۲-۹۱۳-۹۱۴-۹۱۵-۹۱۶-۹۱۷-۹۱۸-۹۱۹-۹۲۰-۹۲۱-۹۲۲-۹۲۳-۹۲۴-۹۲۵-۹۲۶-۹۲۷-۹۲۸-۹۲۹-۹۳۰-۹۳۱-۹۳۲-۹۳۳-۹۳۴-۹۳۵-۹۳۶-۹۳۷-۹۳۸-۹۳۹-۹۴۰-۹۴۱-۹۴۲-۹۴۳-۹۴۴-۹۴۵-۹۴۶-۹۴۷-۹۴۸-۹۴۹-۹۵۰-۹۵۱-۹۵۲-۹۵۳-۹۵۴-۹۵۵-۹۵۶-۹۵۷-۹۵۸-۹۵۹-۹۶۰-۹۶۱-۹۶۲-۹۶۳-۹۶۴-۹۶۵-۹۶۶-۹۶۷-۹۶۸-۹۶۹-۹۷۰-۹۷۱-۹۷۲-۹۷۳-۹۷۴-۹۷۵-۹۷۶-۹۷۷-۹۷۸-۹۷۹-۹۸۰-۹۸۱-۹۸۲-۹۸۳-۹۸۴-۹۸۵-۹۸۶-۹۸۷-۹۸۸-۹۸۹-۹۹۰-۹۹۱-۹۹۲-۹۹۳-۹۹۴-۹۹۵-۹۹۶-۹۹۷-۹۹۸-۹۹۹-۱۰۰۰-۱۰۰۱-۱۰۰۲-۱۰۰۳-۱۰۰۴-۱۰۰۵-۱۰۰۶-۱۰۰۷-۱۰۰۸-۱۰۰۹-۱۰۱۰-۱۰۱۱-۱۰۱۲-۱۰۱۳-۱۰۱۴-۱۰۱۵-۱۰۱۶-۱۰۱۷-۱۰۱۸-۱۰۱۹-۱۰۲۰-۱۰۲۱-۱۰۲۲-۱۰۲۳-۱۰۲۴-۱۰۲۵-۱۰۲۶-۱۰۲۷-۱۰۲۸-۱۰۲۹-۱۰۳۰-۱۰۳۱-۱۰۳۲-۱۰۳۳-۱۰۳۴-۱۰۳۵-۱۰۳۶-۱۰۳۷-۱۰۳۸-۱۰۳۹-۱۰۴۰-۱۰۴۱-۱۰۴۲-۱۰۴۳-۱۰۴۴-۱۰۴۵-۱۰۴۶-۱۰۴۷-۱۰۴۸-۱۰۴۹-۱۰۵۰-۱۰۵۱-۱۰۵۲-۱۰۵۳-۱۰۵۴-۱۰۵۵-۱۰۵۶-۱۰۵۷-۱۰۵۸-۱۰۵۹-۱۰۶۰-۱۰۶۱-۱۰۶۲-۱۰۶۳-۱۰۶۴-۱۰۶۵-۱۰۶۶-۱۰۶۷-۱۰۶۸-۱۰۶۹-۱۰۷۰-۱۰۷۱-۱۰۷۲-۱۰۷۳-۱۰۷۴-۱۰۷۵-۱۰۷۶-۱۰۷۷-۱۰۷۸-۱۰۷۹-۱۰۸۰-۱۰۸۱-۱۰۸۲-۱۰۸۳-۱۰۸۴-۱۰۸۵-۱۰۸۶-۱۰۸۷-۱۰۸۸-۱۰۸۹-۱۰۹۰-۱۰۹۱-۱۰۹۲-۱۰۹۳-۱۰۹۴-۱۰۹۵-۱۰۹۶-۱۰۹۷-۱۰۹۸-۱۰۹۹-۱۱۰۰-۱۱۰۱-۱۱۰۲-۱۱۰۳-۱۱۰۴-۱۱۰۵-۱۱۰۶-۱۱۰۷-۱۱۰۸-۱۱۰۹-۱۱۱۰-۱۱۱۱-۱۱۱۲-۱۱۱۳-۱۱۱۴-۱۱۱۵-۱۱۱۶-۱۱۱۷-۱۱۱۸-۱۱۱۹-۱۱۲۰-۱۱۲۱-۱۱۲۲-۱۱۲۳-۱۱۲۴-۱۱۲۵-۱۱۲۶-۱۱۲۷-۱۱۲۸-۱۱۲۹-۱۱۳۰-۱۱۳۱-۱۱۳۲-۱۱۳۳-۱۱۳۴-۱۱۳۵-۱۱۳۶-۱۱۳۷-۱۱۳۸-۱۱۳۹-۱۱۴۰-۱۱۴۱-۱۱۴۲-۱۱۴۳-۱۱۴۴-۱۱۴۵-۱۱۴۶-۱۱۴۷-۱۱۴۸-۱۱۴۹-۱۱۵۰-۱۱۵۱-۱۱۵۲-۱۱۵۳-۱۱۵۴-۱۱۵۵-۱۱۵۶-۱۱۵۷-۱۱۵۸-۱۱۵۹-۱۱۶۰-۱۱۶۱-۱۱۶۲-۱۱۶۳-۱۱۶۴-۱۱۶۵-۱۱۶۶-۱۱۶۷-۱۱۶۸-۱۱۶۹-۱۱۷۰-۱۱۷۱-۱۱۷۲-۱۱۷۳-۱۱۷۴-۱۱۷۵-۱۱۷۶-۱۱۷۷-۱۱۷۸-۱۱۷۹-۱۱۸۰-۱۱۸۱-۱۱۸۲-۱۱۸۳-۱۱۸۴-۱۱۸۵-۱۱۸۶-۱۱۸۷-۱۱۸۸-۱۱۸۹-۱۱۹۰-۱۱۹۱-۱۱۹۲-۱۱۹۳-۱۱۹۴-۱۱۹۵-۱۱۹۶-۱۱۹۷-۱۱۹۸-۱۱۹۹-۱۲۰۰-۱۲۰۱-۱۲۰۲-۱۲۰۳-۱۲۰۴-۱۲۰۵-۱۲۰۶-۱۲۰۷-۱۲۰۸-۱۲۰۹-۱۲۱۰-۱۲۱۱-۱۲۱۲-۱۲۱۳-۱۲۱۴-۱۲۱۵-۱۲۱۶-۱۲۱۷-۱۲۱۸-۱۲۱۹-۱۲۲۰-۱۲۲۱-۱۲۲۲-۱۲۲۳-۱۲۲۴-۱۲۲۵-۱۲۲۶-۱۲۲۷-۱۲۲۸-۱۲۲۹-۱۲۳۰-۱۲۳۱-۱۲۳۲-۱۲۳۳-۱۲۳۴-۱۲۳۵-۱۲۳۶-۱۲۳۷-۱۲۳۸-۱۲۳۹-۱۲۴۰-۱۲۴۱-۱۲۴۲-۱۲۴۳-۱۲۴۴-۱۲۴۵-۱۲۴۶-۱۲۴۷-۱۲۴۸-۱۲۴۹-۱۲۵۰-۱۲۵۱-۱۲۵۲-۱۲۵۳-۱۲۵۴-۱۲۵۵-۱۲۵۶-۱۲۵۷-۱۲۵۸-۱۲۵۹-۱۲۶۰-۱۲۶۱-۱۲۶۲-۱۲۶۳-۱۲۶۴-۱۲۶۵-۱۲۶۶-۱۲۶۷-۱۲۶۸-۱۲۶۹-۱۲۷۰-۱۲۷۱-۱۲۷۲-۱۲۷۳-۱۲۷۴-۱۲۷۵-۱۲۷۶-۱۲۷۷-۱۲۷۸-۱۲۷۹-۱۲۸۰-۱۲۸۱-۱۲۸۲-۱۲۸۳-۱۲۸۴-۱۲۸۵-۱۲۸۶-۱۲۸۷-۱۲۸۸-۱۲۸۹-۱۲۹۰-۱۲۹۱-۱۲۹۲-۱۲۹۳-۱۲۹۴-۱۲۹۵-۱۲۹۶-۱۲۹۷-۱۲۹۸-۱۲۹۹-۱۳۰۰-۱۳۰۱-۱۳۰۲-۱۳۰۳-۱۳۰۴-۱۳۰۵-۱۳۰۶-۱۳۰۷-۱۳۰۸-۱۳۰۹-۱۳۱۰-۱۳۱۱-۱۳۱۲-۱۳۱۳-۱۳۱۴-۱۳۱۵-۱۳۱۶-۱۳۱۷-۱۳۱۸-۱۳۱۹-۱۳۲۰-۱۳۲۱-۱۳۲۲-۱۳۲۳-۱۳۲۴-۱۳۲۵-۱۳۲۶-۱۳۲۷-۱۳۲۸-۱۳۲۹-۱۳۳۰-۱۳۳۱-۱۳۳۲-۱۳۳۳-۱۳۳۴-۱۳۳۵-۱۳۳۶-۱۳۳۷-۱۳۳۸-۱۳۳۹-۱۳۴۰-۱۳۴۱-۱۳۴۲-۱۳۴۳-۱۳۴۴-۱۳۴۵-۱۳۴۶-۱۳۴۷-۱۳۴۸-۱۳۴۹-۱۳۵۰-۱۳۵۱-۱۳۵۲-۱۳۵۳-۱۳۵۴-۱۳۵۵-۱۳۵۶-۱۳۵۷-۱۳۵۸-۱۳۵۹-۱۳۶۰-۱۳۶۱-۱۳۶۲-۱۳۶۳-۱۳۶۴-۱۳۶۵-۱۳۶۶-۱۳۶۷-۱۳۶۸-۱۳۶۹-۱۳۷۰-۱۳۷۱-۱۳۷۲-۱۳۷۳-۱۳۷۴-۱۳۷۵-۱۳۷۶-۱۳۷۷-۱۳۷۸-۱۳۷۹-۱۳۸۰-۱۳۸۱-۱۳۸۲-۱۳۸۳-۱۳۸۴-۱۳۸۵-۱۳۸۶-۱۳۸۷-۱۳۸۸-۱۳۸۹-۱۳۹۰-۱۳۹۱-۱۳۹۲-۱۳۹۳-۱۳۹۴-۱۳۹۵-۱۳۹۶-۱۳۹۷-۱۳۹۸-۱۳۹۹-۱۴۰۰-۱۴۰۱-۱۴۰۲-۱۴۰۳-۱۴۰۴-۱۴۰۵-۱۴۰۶-۱۴۰۷-۱۴۰۸-۱۴۰۹-۱۴۱۰-۱۴۱۱-۱۴۱۲-۱۴۱۳-۱۴۱۴-۱۴۱۵-۱۴۱۶-۱۴۱۷-۱۴۱۸-۱۴۱۹-۱۴۲۰-۱۴۲۱-۱۴۲۲-۱۴۲۳-۱۴۲۴-۱۴۲۵-۱۴۲۶-۱۴۲۷-۱۴۲۸-۱۴۲۹-۱۴۳۰-۱۴۳۱-۱۴۳۲-۱۴۳۳-۱۴۳۴-۱۴۳۵-۱۴۳۶-۱۴۳۷-۱۴۳۸-۱۴۳۹-۱۴۴۰-۱۴۴۱-۱۴۴۲-۱۴۴۳-۱۴۴۴-۱۴۴۵-۱۴۴۶-۱۴۴۷-۱۴۴۸-۱۴۴۹-۱۴۵۰-۱۴۵۱-۱۴۵۲-۱۴۵۳-۱۴۵۴-۱۴۵۵-۱۴۵۶-۱۴۵۷-۱۴۵۸-۱۴۵۹-۱۴۶۰-۱۴۶۱-۱۴۶۲-۱۴۶۳-۱۴۶۴-۱۴۶۵-۱۴۶۶-۱۴۶۷-۱۴۶۸-۱۴۶۹-۱۴۷۰-۱۴۷۱-۱۴۷۲-۱۴۷۳-۱۴۷۴-۱۴۷۵-۱۴۷۶-۱۴۷۷-۱۴۷۸-۱۴۷۹-۱۴۸۰-۱۴۸۱-۱۴۸۲-۱۴۸۳-۱۴۸۴-۱۴۸۵-۱۴۸۶-۱۴۸۷-۱۴۸۸-۱۴۸۹-۱۴۹۰-۱۴۹۱-۱۴۹۲-۱۴۹۳-۱۴۹۴-۱۴۹۵-۱۴۹۶-۱۴۹۷-۱۴۹۸-۱۴۹۹-۱۵۰۰-۱۵۰۱-۱۵۰۲-۱۵۰۳-۱۵۰۴-۱۵۰۵-۱۵۰۶-۱۵۰۷-۱۵۰۸-۱۵۰۹-۱۵۱۰-۱۵۱۱-۱۵۱۲-۱۵۱۳-۱۵۱۴-۱۵۱۵-۱۵۱۶-۱۵۱۷-۱۵۱۸-۱۵۱۹-۱۵۲۰-۱۵۲۱-۱۵۲۲-۱۵۲۳-۱۵۲۴-۱۵۲۵-۱۵۲۶-۱۵۲۷-۱۵۲۸-۱۵۲۹-۱۵۳۰-۱۵۳۱-۱۵۳۲-۱۵۳۳-۱۵۳۴-۱۵۳۵-۱۵۳۶-۱۵۳۷-۱۵۳۸-۱۵۳۹-۱۵۴۰-۱۵۴۱-۱۵۴۲-۱۵۴۳-۱۵۴۴-۱۵۴۵-۱۵۴۶-۱۵۴۷-۱۵۴۸-۱۵۴۹-۱۵۵۰-۱۵۵۱-۱۵۵۲-۱۵۵۳-۱۵۵۴-۱۵۵۵-۱۵۵۶-۱۵۵۷-۱۵۵۸-۱۵۵۹-۱۵۶۰-۱۵۶۱-۱۵۶۲-۱۵۶۳-۱۵۶۴-۱۵۶۵-۱۵۶۶-۱۵۶۷-۱۵۶۸-۱۵۶۹-۱۵۷۰-۱۵۷۱-۱۵۷۲-۱۵۷۳-۱۵۷۴-۱۵۷۵-۱۵۷۶-۱۵۷۷-۱۵۷۸-۱۵۷۹-۱۵۸۰-۱۵۸۱-۱۵۸۲-۱۵۸۳-۱۵۸۴-۱۵۸۵-۱۵۸۶-۱۵۸۷-۱۵۸۸-۱۵۸۹-۱۵۹۰-۱۵۹۱-۱۵۹۲-۱۵۹۳-۱۵۹۴-۱۵۹۵-۱۵۹۶-۱۵۹۷-۱۵۹۸-۱۵۹۹-۱۶۰۰-۱۶۰۱-۱۶۰۲-۱۶۰۳-۱۶۰۴-۱۶۰۵-۱۶۰۶-۱۶۰۷-۱۶۰۸-۱۶۰۹-۱۶۱

قَالُوا أَرْجِهْ وَأَخَاهُ وَأَبْعَثْ فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ ﴿٣٦﴾ يَأْتُوكَ بِكُلِّ سَحَابٍ
عَلِيمٍ ﴿٣٧﴾ فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ﴿٣٨﴾ وَقِيلَ لِلنَّاسِ هَلْ أَنْتُمْ
مُجْتَمِعُونَ ﴿٣٩﴾ لَعَلَّكُمْ تَتَّبِعُونَ السَّحَرَةَ إِنَّ كَانُوا هُمُ الْغَالِبِينَ ﴿٤٠﴾ فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ

انہوں نے کہا: اسے اور اس کے بھائی کو ابھی ٹالے اور شہروں میں ہر کارے بھیج دیجیے جو
سب بڑے بڑے ماہر جادو گروں کو آپ کے پاس لے آئیں۔ چنانچہ ایک مقرر دن^{۱۰۹} کے طے
کیے ہوئے وقت پر جادو گراکٹھے کر لیے گئے اور لوگوں میں منادی کر دی گئی کہ کیا تم لوگ جمع
ہوتے ہو؟ اس لیے کہ ہم جادو گروں کا ساتھ دیں، اگر وہی غالب رہتے ہیں^{۱۱۰}۔ پھر جب جادو گر

کی صلاحیت رکھتا ہے۔ چنانچہ بنی اسرائیل کو اپنے ساتھ لے جانے کا مطالبہ اسی لیے کر رہا ہے کہ انہیں منظم
کر کے اپنی فوج بنائے اور تم پر حملہ کر کے تمہیں اس ملک سے نکال دے اور یہاں اپنی حکومت قائم کر لے۔
فرعون نے یہ بات اس لیے کہی کہ ایک تو موسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا اثر مٹانے کی کوشش کی جائے،
دوسرے انہیں سیاسی خطرہ قرار دے کر اپنے اعیان و اکابر اور اپنی قوم کے لوگوں کو ایسا مشتعل کر دیا جائے کہ وہ
اُن کی دعوت کی طرف متوجہ نہ ہو سکیں۔ یہاں صرف فرعون کا ذکر ہے۔ دوسری جگہ تصریح ہے کہ اس میں
فرعون کے بعض درباری بھی اُس کے ہم زبان تھے۔ حضرت موسیٰ کی غیر معمولی شخصیت اور بنی اسرائیل کی
کثیر تعداد کے پیش نظریہ بات بالکل قرین قیاس تھی اور لوگ آسانی کے ساتھ اسے باور کر سکتے تھے۔ تاہم اس
کا بھی امکان ہے کہ فرعون اور اُس کے درباریوں نے فی الواقع یہی سمجھا ہو۔

۱۰۹۔ یہ فقرہ بتا رہا ہے کہ اب وہ طغیانہ باقی نہیں رہا جو ابتدا میں تھا۔ چنانچہ درباریوں سے مشورہ مانگا جا رہا ہے
کہ میری عقل تو کام نہیں کرتی کہ اس خطرے کا مقابلہ کس طرح کروں، اب تمھی کچھ رائے دو۔
۱۱۰۔ اصل میں 'أَرْجِهْ وَأَخَاهُ' کے الفاظ آئے ہیں۔ 'أَرْجِهْ' درحقیقت 'أَرْجِئْهُ' ہے۔ لفظ کو ہلکا کرنے
کے لیے اس طرح کے تصرفات عربی زبان میں عام ہو جاتے ہیں۔

۱۱۱۔ دوسری جگہ تصریح ہے کہ یہ کسی میلے یا قومی تہوار کا دن تھا اور مقابلے کے لیے چاشت کا وقت مقرر
کیا گیا تھا تاکہ لوگ زیادہ سے زیادہ تعداد میں جمع ہو سکیں۔

۱۱۲۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں کو جمع ہونے کے لیے خوب ابھارا بھی گیا کہ ہمارے ساحر اس وقت

قَالُوا لِفِرْعَوْنَ أَإِنَّا لَنَأَجْرًا إِن كُنَّا نَحْنُ الْغَالِبِينَ ﴿٣١﴾ قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ إِذَا لَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿٣٢﴾

قَالَ لَهُمْ مُوسَى أَلْقُوا مَا أَنْتُمْ مُلْقُونَ ﴿٣٣﴾ فَأَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ إِنَّا لَنَحْنُ الْغَالِبُونَ ﴿٣٤﴾ فَأَلْقَى مُوسَى عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ ﴿٣٥﴾ فَأَلْقَى السَّحَرَةُ سُجُودِينَ ﴿٣٦﴾ قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٣٧﴾ رَبِّ

(میدان میں) آئے تو انھوں نے فرعون سے کہا: ہمارے لیے صلہ تو ہوگا، اگر ہم ہی غالب رہے؟^{۱۳} فرعون نے جواب دیا: ہاں، اور اُس وقت تو تم ہمارے مقررین میں شامل ہو جاؤ گے۔ ۳۶-۳۲ (چنانچہ مقابلہ شروع ہوا تو) موسیٰ نے جادو گروں سے کہا: پھینکو جو تمھیں پھینکنا ہے^{۱۴}۔ اس پر انھوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں پھینک دیں اور بولے: فرعون کے اقبال کی قسم^{۱۵}، ہم ہی غالب رہیں گے۔ پھر موسیٰ نے اپنا عصا پھینکا تو یکایک وہ ان کے اُس طلسم کو نگلتا چلا جا رہا تھا جو وہ بنا لائے تھے^{۱۶}۔ سو (خدا کی اس نشانی کو دیکھ کر) جادو گر سجدے میں گر پڑے^{۱۷}۔ انھوں نے (بے اختیار)

قومی وقار کی حفاظت کے لیے میدان میں اتر رہے ہیں، اس لیے ہر شخص کی خواہش ہونی چاہیے کہ وہ فتح مند ہوں اور اُن کی حوصلہ افزائی کے لیے اس موقع پر ہر شخص کو موجود بھی ہونا چاہیے۔ اس کے لیے 'هَلْ أَنْتُمْ مُجْتَمِعُونَ' کا استفہامیہ اسلوب بھی قابل توجہ ہے۔ عربی زبان کے ذوق آشنا محسوس کر سکتے ہیں کہ اس میں کس طرح کی ترغیب و تشویق ہے۔

۱۱۳۔ قرآن نے یہ جملہ جادو گروں کی اخلاقی پستی اور دنائت کو ظاہر کرنے کے لیے نقل کیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ پیشہ وروں کے عام طریقے کے مطابق انھوں نے اس خوشامد انداز میں انعام کی توقع کا اظہار کیا۔ ۱۱۴۔ جادو گر جب اپنے فن کا مظاہرہ کرنا چاہتے ہیں تو جوئے کے تیروں کی طرح کوئی چیز دیکھنے والوں کے سامنے پھینکتے اور اُس پر اپنا جادو دکھاتے ہیں۔ آیت میں 'اللقاء' یعنی پھینکنے کا لفظ اسی مناسبت سے آیا ہے۔ ۱۱۵۔ اصل میں 'بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ' کے الفاظ ہیں۔ ان میں 'ب' قسم کے لیے ہے۔ بائبل میں اس کے شواہد موجود ہیں کہ مصر کے لوگ دیوتا کی حیثیت سے فرعون کے عزت و اقبال کی قسم کھاتے تھے۔

۱۱۶۔ دوسری جگہ وضاحت ہے کہ جب جادو گروں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں پھینکیں تو وہ بہت سے

مُوسَىٰ وَهَارُونَ ﴿٢٨﴾

قَالَ اٰمَنْتُمْ لِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِى عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۚ لَا قَطْعَنَ اَيْدِيكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ

کہا: ہم جہانوں کے پروردگار پر ایمان لے آئے ہیں، موسیٰ اور ہارون کے پروردگار پر^{۱۱۸}۔ ۴۳-۴۸
فرعون نے کہا: تم نے اُس کو مان لیا، اس سے پہلے کہ میں تمہیں اجازت دوں! یقیناً وہی تمہارا
گروہ ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا ہے۔ سوا بھی جان لو گے کہ اس کا نتیجہ کیا ہے۔ میں تمہارے

سانپوں کی شکل میں لہراتی اور لپکتی ہوئی نظر آئیں۔ اُن کے جواب میں حضرت موسیٰ نے اپنا عصا پھینک دیا جو
سانپ بن کر اُن رسیوں اور لاٹھیوں کو ننگے لگا اور ہر رسی اور لاٹھی کو اُس نے اُسی طرح رسی اور لاٹھی بنا دیا، جس
طرح وہ حقیقت میں تھی۔ چنانچہ سارا طلسم نابود ہو گیا۔ اس کے لیے آیت میں جو الفاظ استعمال ہوئے ہیں،
استاذ امام امین احسن اصلاحی نے اُن کے ایک دوسرے پہلو کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

”...مَا يَأْكُوْنَ“ کے اسلوب سے یہ بات نکلتی ہے کہ صرف یہی نہیں ہوا کہ اس موقع پر ساحروں نے
جو کرتب دکھایا، عصاے موسیٰ نے اُس کا بھرم کھول دیا، بلکہ اُس نے اُن کے اب تک کے سارے کیے کرائے
پر پانی پھیر دیا۔ اس لیے کہ یہی ہنر کاشاہ کار تھا، جب اس کا یہ حشر ہوا تو اس کے معنی یہ ہوئے کہ عصاے موسیٰ
نے سحر و ساحری کے سارے طلسم ہی کو باطل کر دیا۔“ (تدبر قرآن ۵/۱۱۳)

۱۱۷۔ اصل الفاظ ہیں: ”قَالَ لَقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِينَ“۔ ”الْقِيَ“ مجہول کا صیغہ ہے۔ یہ جادو گروں کے
جذبہ تعظیم و اکرام کی تعبیر کے لیے آیا ہے۔ سحر و ساحری اور اس طرح کے دوسرے علوم و فنون کو اُن کے
ماہرین ہی بہتر سمجھتے ہیں۔ چنانچہ ان میں اور معجزے میں فرق کے لیے یہ نہایت واضح معیار ہے کہ ان علوم و
فنون کے ماہرین بھی اُس کے سامنے اعتراف عجز پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

۱۱۸۔ فرعون جس رب العلمین کا مذاق اڑا رہا تھا، جادو گروں نے اُسی پر اپنے ایمان کا اعلان کر دیا اور وہ بھی
اس تصریح کے ساتھ کہ جو موسیٰ اور ہارون کا رب ہے۔ یہ صاف فرعون کی خدائی اور بادشاہی، دونوں کا انکار تھا
جسے، ظاہر ہے کہ وہ آسانی کے ساتھ برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

وَلَا وَصَلَبْتَكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٣٩﴾ قَالُوا لَا ضَيْرُ إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا مُنْقَلِبُونَ ﴿٤٠﴾ إِنَّا نَطْمَعُ أَنْ يَغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطِيئَاتِنَا إِنَّ كُنَّا أَوَّلَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٤١﴾
وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِي إِنَّكَ مُتَّبَعُونَ ﴿٤٢﴾ فَأَرْسَلْنَا فِرْعَوْنَ

ہاتھ اور پاؤں بے ترتیب کٹواؤں گا اور تم سب کو سولی چڑھا کر رہوں گا^{۱۱۹}۔ جادو گروں نے جواب دیا: کوئی ڈر نہیں، ہم اپنے پروردگار ہی کی طرف لوٹیں گے۔ ہمیں امید ہے کہ ہمارا رب ہماری خطاؤں سے درگزر فرمائے گا، اس لیے کہ ہم سب سے پہلے ایمان لے آئے ہیں^{۱۲۰-۱۲۱}۔

(اس کے بعد کئی سال گزرے، یہاں تک کہ حجت پوری ہو گئی، تب) ہم نے موسیٰ کو وحی کی کہ میرے بندوں کو لے کر رات میں نکل جاؤ، اس لیے کہ تمہارا پیچھا کیا جائے گا^{۱۲۱}۔ اس پر

۱۱۹۔ اوپر جادو گروں کے جس اعتراف حق کا بیان ہے، اُس سے مجمع پر جو اثر پڑا اور فرعون اور اُس کے درباری جس طرح رسوا ہو کر رہ گئے، اُس کی خفت مٹانے اور بکڑتے ہوئے حالات کو سنبھالنے کے لیے یہ اُس نے کائنات کی سیاسیوں کی طرح فوراً اُن پر سازش کا الزام رکھ کر کن سبب اسنادی ہے کہ سب تمہاری اور تمہارے گرو موسیٰ کی ملی بھگت ہے۔ اُس نے ڈرا دھمکا کر تمہیں اپنے ساتھ ملا لیا ہے اور اب تم لوگ ہمارے خلاف بغاوت کرنا چاہتے ہو۔ تم نے یہ سب اسی لیے کیا ہے کہ کھلے میدان میں اپنے گرو سے شکست مان لو گے تو اُس کی دھاک عام لوگوں پر بیٹھ جائے گی اور ہماری حکومت کے خلاف تمہاری سازش کامیاب ہو جائے گی۔ یہی وجہ ہے کہ تم نے میری اجازت کا انتظار بھی نہیں کیا اور موسیٰ پر ایمان کا اعلان کر دیا ہے۔ اب میں تمہیں وہی سزا دوں گا جو سلطنت کے باغیوں کو دی جاتی ہے۔

۱۲۰۔ آیت میں ’اَنْ‘ سے پہلے ’ل‘ عربیت کے اسلوب پر محذوف ہے۔ جادو گروں کے جواب سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ سچا ایمان آن کی آن میں انسان کو کس بلندی پر پہنچا دیتا ہے۔ استاذ امام کے الفاظ میں، یہ وہی جادو گر ہیں کہ جب مقابلے کے لیے میدان میں اترے تھے تو بڑی لجاجت کے ساتھ فرعون سے اپنی کامیابی کی صورت میں انعام کی درخواست کر رہے تھے یا اب یہ حال ہے کہ ایمان کے نور نے ان کے دلوں کو ایسا منور کر دیا ہے کہ خدا اور آخرت کے سوا اس دنیا کی کسی چیز کی ان کی نگاہوں میں کوئی وقعت باقی نہیں رہی، یہاں تک کہ اپنے ایمان کی حفاظت کی راہ میں اپنی زندگی کو بھی قربان کرنے کے لیے بالکل تیار ہیں۔

۱۲۱۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پے درپے تنبیہات کے بعد فرعون نے بنی اسرائیل کو مصر سے جانے کی

فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ ﴿٥٣﴾ إِنَّ هَؤُلَاءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيلُونَ ﴿٥٤﴾ وَأَنْتُمْ لَنَا لَعَايِطُونَ ﴿٥٥﴾
وَأَنَا لَجَمِيعٌ حَازِرُونَ ﴿٥٦﴾
فَاخْرَجْنَاهُمْ مِنْ جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿٥٧﴾ وَكُنُوزٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ ﴿٥٨﴾ كَذَلِكَ ط
وَأَوْرَثْنَاهَا بَنِي إِسْرَءِيلَ ﴿٥٩﴾

فرعون نے (فوجیں جمع کرنے کے لیے) شہروں میں ہر کارے دوڑا دیے کہ یہ کچھ مٹھی بھر لوگ ہیں اور کچھ شک نہیں کہ (اپنی حرکتوں سے) یہ ہمیں غصہ دلا رہے ہیں اور ہم ایک ایسی جمعیت ہیں جس کا شیوہ ہر وقت چوکنار ہنا ہے، (لہذا ہم انہیں کسی فساد کا موقع نہیں دیں گے) ۵۶-۵۲-۱۲۲
اس طرح فرعونوں کو ہم (ان کے) باغوں اور چشموں اور خزانوں سے اور رہنے کی باعزت جگہ سے نکال لائے۔ ہم اسی طرح کرتے ہیں ۱۲۳ اور ہم نے بنی اسرائیل کو (سرزمین فلسطین میں) انہی سب چیزوں کا وارث بنادیا ۱۲۴-۵۷-۵۹

اجازت دے دی تھی، لیکن بعد میں اُس کی رائے تبدیل ہو گئی اور اُس نے اُن کے تعاقب کا فیصلہ کر لیا۔ آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اس تبدیلی سے پہلے ہی آگاہ کر دیا تھا اور اسی بنا پر ہدایت فرمائی تھی کہ وہ اپنی قوم کو رات میں لے کر نکلیں۔

۱۲۲۔ حضرت موسیٰ کی شخصیت اور اُن کے معجزات سے قبطی پوری طرح مرعوب ہو چکے تھے۔ چنانچہ فوجیں بلاتے وقت فرعون کی طرف سے یہ تمام باتیں اسی مرعوبیت کو دور کرنے کے لیے کہی گئی ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ بنی اسرائیل کی حیثیت تو کچھ نہیں، مگر جہاں پناہ نہیں چاہتے کہ سلطنت میں کوئی ذرا بھی سر اٹھانے کی جرأت کرے، اس لیے ان کی سرکوبی ضروری ہو گئی ہے۔

۱۲۳۔ یعنی ایسے مجرم لوگوں کے ساتھ یہی کرتے ہیں۔ آیت میں 'كَذَلِكَ' کے بعد 'نَفْعَلُ بِالْمَجْرِمِينَ' یا اس کے ہم معنی الفاظ مخدوف ہیں۔ اہل ذوق اندازہ کر سکتے ہیں کہ اس سے کلام میں کس قدر زور پیدا ہو گیا ہے۔

۱۲۴۔ آیت میں 'وَأَوْرَثْنَاهَا بَنِي إِسْرَءِيلَ' کے الفاظ آئے ہیں۔ ان میں 'ہا' کی ضمیر بالکل اُسی طرح

فَاتَّبَعُوهُمْ مُشْرِقِينَ ﴿٦٠﴾ فَلَمَّا تَرَاءَ الْجَمْعُ قَالَ أَصْحَبُ مُوسَى إِنَّا لَمُدْرِكُونَ ﴿٦١﴾ قَالَ كَلَّا إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ ﴿٦٢﴾

(یہ اس طرح ہوا کہ موسیٰ نکلے) تو صبح ہوتے ہی وہ لوگ اُن کے تعاقب میں چل پڑے۔ پھر جب دونوں گروہ آمنے سامنے ہوئے تو موسیٰ کے ساتھی چیخ اٹھے کہ ہم تو پکڑے گئے۔ موسیٰ نے کہا: ہر گز نہیں، اس لیے کہ میرے ساتھ میرا رب ہے، وہ ضرور میری رہنمائی فرمائے گا۔ ۶۰-۶۱-۶۲

آگئی ہے، جس طرح سورہ مائدہ (۵) کی آیت ”فَقَدْ سَأَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكَ“ (۱۰۲) میں بنی اسرائیل کے سوالات کے لیے آئی ہے۔ قرآن کے طالب علموں کو متنبہ رہنا چاہیے کہ اُس کی عربی معلیٰ میں ضمیریں اس طرح بھی آتی ہیں۔

۱۲۵۔ بائبل کی کتاب خروج میں یہ ماجرا اس طرح بیان ہوا ہے:

”جب مصر کے بادشاہ کو خبر ملی کہ وہ لوگ چل دیے تو فرعون اور اُس کے خادموں کا دل اُن لوگوں کی طرف سے پھر گیا۔ اور وہ کہنے لگے کہ ہم نے یہ کیا کیا کہ اسرائیلیوں کو اپنی خدمت سے چھٹی دے کر اُن کو جانے دید۔ تب اُس نے اپنا رتھ تیار کروایا اور اپنی قوم کے لوگوں کو ساتھ لیا... اور مصری فوج نے فرعون کے سب گھوڑوں اور رتھوں سمیت اُن کا پیچھا کیا... اور جب فرعون نزدیک آگیا، تب بنی اسرائیل نے آنکھ اٹھا کر دیکھا کہ مصری اُن کا پیچھا کیے چلے آتے ہیں اور وہ نہایت خوف زدہ ہو گئے۔ تب بنی اسرائیل نے خداوند سے فریاد کی اور موسیٰ سے کہنے لگے: کیا مصر میں قبریں نہ تھیں جو تو ہم کو وہاں سے مرنے کے لیے بیابان میں لے آیا ہے؟ تو نے ہم سے یہ کیا کیا کہ ہم کو مصر سے نکال لایا؟ کیا ہم تجھ سے مصر میں یہ بات نہ کہتے تھے کہ ہم کو رہنے دے کہ ہم مصریوں کی خدمت کریں؟ کیونکہ ہمارے لیے مصریوں کی خدمت کرنا بیابان میں مرنے سے بہتر ہوتا۔ تب موسیٰ نے لوگوں سے کہا: ڈرو مت۔ چپ چاپ کھڑے ہو کر خداوند کی نجات کے کام کو دیکھو جو وہ آج تمہارے لیے کرے گا، کیونکہ جن مصریوں کو تم آج دیکھتے ہو، اُن کو پھر کبھی ابد تک نہ دیکھو گے۔ خداوند تمہاری طرف سے جنگ کرے گا اور تم خاموش رہو گے۔“ (۱۴: ۵-۱۳)

فَاَوْحَيْنَا اِلٰى مُوسٰى اِنْ اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْبَحْرَ ط فَاَنْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ
كَالطُّودِ الْعَظِيمِ ﴿٦٣﴾ وَاَرْزَلْنَا ثَمَّ الْاٰخِرِيْنَ ﴿٦٤﴾ وَاَنْجَيْنَا مُوسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ
اَجْمَعِيْنَ ﴿٦٥﴾ ثُمَّ اَعْرَفْنَا الْاٰخِرِيْنَ ﴿٦٦﴾ ط
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ط وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٦٧﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهٗوَ الْعَزِيْزُ
الرَّحِيْمُ ﴿٦٨﴾

اس پر ہم نے موسیٰ کو وحی کی کہ اپنا عصا دریا پر مارو۔ اُس نے مارا تو وہ پھٹ گیا اور ہر حصہ ایسے ہو گیا، جیسے ایک بڑا پہاڑ۔ ہم نے دوسرے گروہ کو بھی (اسی اثنا میں) اُسی جگہ قریب پہنچا دیا اور موسیٰ کو اور اُن سب لوگوں کو بچا لیا جو اُس کے ساتھ تھے، پھر اُن دوسروں کو ہم نے وہیں غرق کر دیا ۶۳-۶۶۔

اس میں، یقیناً بہت بڑی نشانی ہے، لیکن ان میں سے اکثر ماننے والے نہیں ہیں ۱۲۷۔ اور تیرا پروردگار، اس میں کچھ شک نہیں کہ وہ زبردست بھی ہے اور نہایت مہربان بھی ۱۲۸-۶۷۔

۱۲۶۔ یہ ایک عظیم معجزہ تھا۔ بائبل کی کتاب خروج میں اس کی تفصیل ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:
”پھر موسیٰ نے اپنا ہاتھ سمندر کے اوپر بڑھایا اور خداوند نے رات بھر تند پوربی آندھی چلا کر اور سمندر کو پیچھے ہٹا کر اُسے خشک زمین بنادیا اور پانی دو حصے ہو گیا اور بنی اسرائیل سمندر کے بیچ میں سے خشک زمین پر چل کر نکل گئے اور اُن کے دہنے اور بائیں ہاتھ پانی دیوار کی طرح تھا۔ اور مصریوں نے تعاقب کیا اور فرعون کے سب گھوڑے اور رتھ اور سوار اُن کے پیچھے پیچھے سمندر کے بیچ میں چلے گئے... اور خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ اپنا ہاتھ سمندر کے اوپر بڑھاتا کہ پانی مصریوں اور اُن کے رتھوں اور سواروں پر پھر بہنے لگے۔ اور موسیٰ نے اپنا ہاتھ سمندر کے اوپر بڑھایا اور صبح ہوتے ہوئے سمندر پھر اپنی اصلی قوت پر آگیا اور مصری الٹے بھاگنے لگے اور خداوند نے سمندر کے بیچ ہی میں مصریوں کو تباہ کر دیا۔“ (۲۱:۱۴-۲۷)

۱۲۷۔ یعنی قریش مکہ جو سورہ کے مخاطبین ہیں۔

۱۲۸۔ یہ وہی آیت ترجیع ہے جس کی وضاحت اوپر حاشیہ ۸۹ میں ہو چکی ہے۔

[باقی]